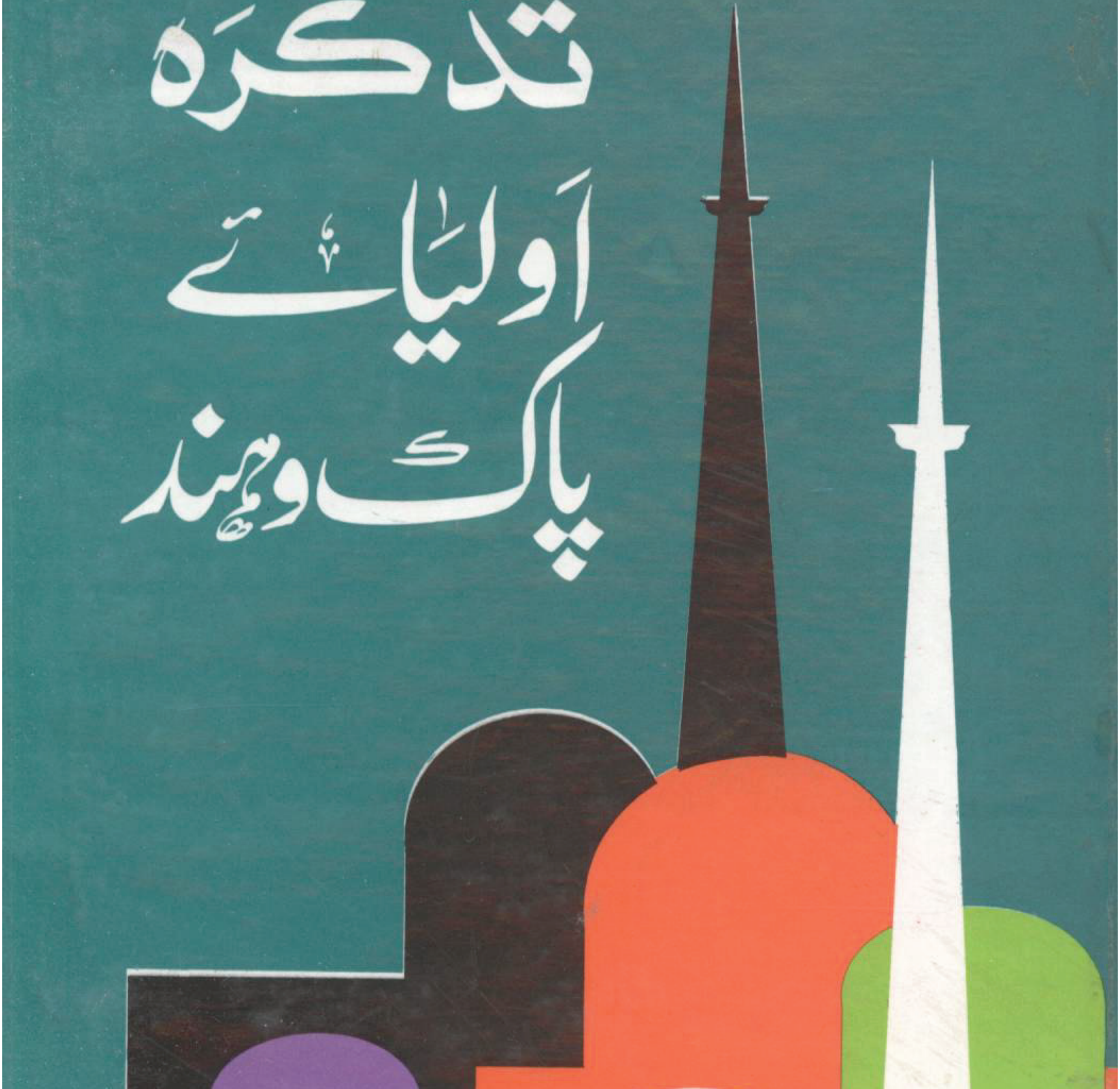
تذکرہ اولیائے پاک و ہند



پروگریسو بکس

جدید

تذکرہ اولیائے پاک و ہند

خم خانۂ تصوّف

ڈاکٹر ظہور الحسن شارب

ایم اے، ایل ایل بی، پی ایچ ڈی

بانی صدر: دی سوسائٹی آف مسٹکس

سجادہ نشین

حضرت مخدوم سماء الدین سہروردیؒ (مہرولی نئی دہلی)

حضرت نواب گدڑی شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ (اجمیر شریف)

ناشر

پروگریسو بکس

۴۰-بی، اُردو بازار، لاہور

فون: ۷۳۵۲۷۹۵

نام کتاب	:	تذکرہ اولیاء پاک وہند
مصنف	:	ڈاکٹر ظہور الحسن شارب
بار اول	:	اکتوبر 1999ء
تعداد	:	1100
پرنٹرز	:	حاجی محمد حنیف پرنٹرز
ناشر	:	چوہدری غلام رسول
		میاں جواد رسول
قیمت	:	=/80 روپے

ملنے کا پتہ

اسلام بکڈپو دوکان نمبر 12 گنج بخش روڈ لاہور

ملت پبلی کیشنز۔ فیصل مسجد اسلام آباد

باب 21

حضرت شیخ جلال الدین محمد کبیر الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ جلال الدین محمد کبیر الاولیاء شاہد بزم وصال ہیں۔

خاندانی حالات: آپ کا نسب نامہ پدری چند واسطوں سے امیر المومنین حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ پر منتہی ہوتا ہے۔[1]

والد ماجد: آپ کے والد ماجد شیخ محمود امرائے پانی پت سے تھے۔

پیدائش: آپ کی پیدائش پانی پت میں واقع ہوئی۔

نام: آپ کا نام خواجہ محمد ہے۔

لقب: آپ اپنے پیرو مرشد کے عطا کردہ لقب "جلال الدین" سے مشہور ہیں۔

ایام طفولیت: بچپن ہی سے آثار بزرگی نمایاں تھے۔ آپ اور ہم عمر بچوں کی طرح کھیل کود میں دلچسپی نہیں لیتے تھے۔ ایام طفلی میں ہی آپ عشق الٰہی کے اسیر ہوئے اکثر ایسا ہوتا تھا کہ آپ جنگل میں تشریف لے جاتے تھے اور وہاں ذکر و فکر میں مشغول رہتے تھے۔[2] آپ کو حسن باطنی کے علاوہ حسن ظاہری بھی عطا ہوا تھا۔ کھاتے پیتے گھرانے میں پیدا ہوئے تھے۔ بے دریغ پیسہ خرچ کرتے تھے۔ آپ کا معیار رہائش اونچا تھا۔ آپ کا لباس اعلیٰ قسم کا ہوتا تھا۔ آپ لباس پر کافی پیسہ خرچ کرتے تھے۔

حضرت شیخ شرف الدین بو علی قلندر آپ کو بہت عزیز رکھتے تھے، بچپن ہی میں وہ آپ کو دیکھنے کے لئے روزانہ آپ کے گھر آیا کرتے تھے۔ آپ کے یتیم ہونے کے بعد آپ کی پرورش کا بار آپ کے چچا نے اپنے ذمے لیا۔[3]

آپ کے حق میں دعا: ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ آپ اپنے کھیت پر گئے ہوئے تھے۔

حضرت بو علی قلندر رحمۃ اللہ علیہ آپ کے مکان پر تشریف لائے۔ معلوم ہوا کھیت پر گئے ہوئے ہیں۔ حضرت بو علی قلندر رحمۃ اللہ علیہ بھی کھیت پر آپہنچے۔ آپ نے اپنے دامن میں غلہ بھر کر حضرت بو علی قلندر رحمۃ اللہ علیہ کو پیش کیا۔ حضرت بو علی قلندر رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا کہ کیا ہے۔ آپ نے جواب دیا: "گھوڑے کے واسطے دانہ" انہوں نے آپ سے کہا کہ "گھوڑے سے پوچھو' اگر وہ بھوکا ہو اور وہ دانہ مانگتا ہو تو اس کو دو"

آپ نے گھوڑے سے پوچھا آپ کو یہ دیکھ کر تعجب ہوا کہ گھوڑا گویا ہوا۔ گھوڑے نے عرض کیا۔ "میرا پیٹ بھرا ہے' حضرت مخدوم مجھ کو دانہ کھلا کر مجھ پر سوار ہوئے تھے"۔ دانہ لئے آپ کھڑے رہے۔

حضرت بو علی قلندر رحمۃ اللہ علیہ نے خوش ہو کر آپ سے فرمایا[4] "یہ غلہ میں نے تجھ کو بخشا اور میں نے خدائے عزوجل سے دعا مانگی ہے کہ جس قدر یہ غلہ ہے' اس کے ہر دانہ کی برابر تجھ کو اولاد و امجاد نصیب ہو"۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

سیرو سیاحت: ایک دن کا واقعہ ہے کہ حضرت مخدوم بو علی قلندر رحمۃ اللہ علیہ ایک عام گزر گاہ پر رونق افروز تھے۔ آپ گھوڑے پر سوار وہاں سے گزرے۔ حضرت بو علی قلندر رحمۃ اللہ علیہ نے جب آپ کو گھوڑے پر سوار دیکھا تو فرمایا[5]

"زہے اسپ وزہے سوار"۔

(کیسا خوش قسمت گھوڑا' اور کیسا خوش قسمت سوار ہے)۔

یہ سن کر آپ پر وجدانی کیفیت طاری ہوئی۔ گھوڑے سے فوراً اترے۔ گریبان چاک کر کے جنگل کی راہ لی۔ چالیس سال آپ نے سفر میں گزارے۔ بہت سے درویشوں سے ملے اور ان کے فیوض و برکات سے مستفید ہوئے' دو حج کئے۔[6]

بیعت و خلافت: سیرو سیاحت سے واپس آکر آپ حضرت شمس الدین ترک پانی پتی کے حلقہ ارادت میں داخل ہوئے۔ حضرت بو علی قلندر رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہونا چاہتے تھے' آپ ان سے جب بیعت سے مشرف کرنے کے لئے عرض کرتے تو وہ فرماتے کہ جلدی نہ کرو' ٹھہرو' تمہارے پیر آنے والے ہیں۔

ایک دن حضرت شمس الدین ترک رحمۃ اللہ علیہ اپنے حجرے کے دروازے پر رونق افروز تھے۔ مرید و معتقد حاضر خدمت تھے۔ آپ لباس فاخرہ پہنے گھوڑے پر سوار ان کے سامنے سے نکلے' انہوں نے آپ کو دیکھتے ہی حاضرین سے فرمایا

"اپنی نعمت اس لڑکے کی پیشانی میں تاباں دیکھتا ہوں"۔

ان کا یہ فرمانا تھا کہ آپ کی نظر ان پر پڑی۔ نظر کا پڑنا تھا کہ آپ بے اختیار ہو گئے۔ گھوڑے سے اترے اور سرنیاز ان کے قدموں پر رکھا' انہوں نے اپنے دست مبارک سے آپ کا سر اٹھایا اور آپ کو حکم دیا کہ "گھوڑے پر سوار ہو اور گھوڑے کو پھیرو"۔ آپ حکم بجالائے۔

حضرت شمس الدین ترک نے اسی وقت آپ کو بیعت سے مشرف فرمایا اور کلاہ چرمی جو اس وقت پہنے ہوئے تھے اتار کر اپنے ہاتھ سے آپ کے سر پر رکھی اور فرمایا:

"ترا ایں ہم دادم و آں ہم دادم"۔

(میں نے تجھ کو یہ بھی دیا اور وہ بھی دیا)۔

آپ کے پیر روشن ضمیر حضرت شمس الدین ترک رحمۃ اللہ علیہ نے آخر عمر میں آپ کو خرقہ خلافت سے سرفراز فرمایا اور جانشینی کا شرف بخشا۔

سلطان فیروز شاہ کی باریابی: سلطان فیروز شاہ کو جب حضرت مخدوم جہانیاں جہان گشت کی زبانی یہ معلوم ہوا کہ آپ بقوت روحانی دہلی تشریف لائے اور ان کی صحبت کے لئے دعا فرمائی' اور آپ نے اپنی عمر کے چند سال ان کو عطا فرمائے اور آپ کی دعا سے وہ اچھے ہوئے اور پھر بقوت روحانی آپ پانی پت تشریف لے گئے تو اس نے خوش ہو کر کہا۔[7]

"زہے طالع من کہ در عہد ما ایں چنیں اولیائے عظام ہستند"۔

سلطان فیروز شاہ کو آپ کی قدم بوسی کا اشتیاق پانی پت لایا۔ وہ پانی پت پہنچ کر آپ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا اور گلہائے عقیدت پیش کئے۔ اس کا پیش کردہ نذرانہ قبول کرنے سے آپ نے انکار فرمایا۔

شادی و اولاد: آپ نے اپنے پیرو مرشد کے حکم سے شادی کی۔ آپ کے پانچ لڑکے اور دو لڑکیاں تھیں۔ لڑکوں کے نام ذیل میں دئے جاتے ہیں۔[8]

حضرت خواجہ عبدالقادر' خواجہ ابراہیم' خواجہ شبلی' خواجہ کریم الدین' خواجہ عبدالواحد۔ آپ کی لڑکیوں کی شادی کرنال کے شیخ زادوں میں ہوئی۔

وفات شریف: آپ نے 13' ربیع الاول 765ھ کو انتقال فرمایا۔ مزار پر انوار پانی

پت میں زیارت گاہ خاص و عام ہے' آپ کی عمر (170) ایک سو ستر سال سے زیادہ ہوئی۔[9]

خلفاء: آپ کی وفات کے بعد خواجہ ابراہیم سجادہ نشین ہوئے۔ انہوں نے اپنی خوشی سے خواجہ شبلی کو اپنے بجائے سجادہ نشین مقرر کیا۔ آپ کے چالیس خلفاء ہیں۔ آپ کے مشہور خلفاء حسب ذیل ہیں۔[10]

خواجہ عبدالقادر' خواجہ ابراہیم' خواجہ شبلی' خواجہ کریم الدین' خواجہ عبدالواحد' شیخ زینا' شیخ احمد قلندر' شیخ عبدالحق رودلوی' شیخ بہرام۔

سیرت پاک: آپ مادر زاد ولی تھے۔ سماع سنتے تھے۔ شکار کا شوق تھا۔ لنگر آپ کا عام تھا۔ ایک ہزار آدمی روزانہ آپ کے یہاں کھانا کھاتے تھے۔ آپ کو جلال بہت تھا۔ آپ جو فرماتے' وہی اور ویسا ہوتا۔ اعراس میں شریک ہوتے تھے اور خود بھی عرس کرتے تھے۔ جس پر آپ کی نظر پڑتی' وہ ولی ہو جاتا۔ آپ کے فیض کا چشمہ جاری تھا۔ یہ کہا جاتا ہے کہ حضرت مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر کی کمائی حضرت شیخ جلال الدین کبیر الاولیاء نے لٹائی۔

آپ صاحب کشف و کرامات و صاحب مقامات جلیلہ تھے۔ آخری عمر میں آپ کے استغراق کا یہ حال تھا کہ نماز کے وقت آپ کے کان میں تین مرتبہ حق' حق' حق کہا جاتا' تب آپ کو ہوش ہوتا اور نماز ادا کرتے۔ آپ علم شریعت و طریقت و حقیقت و معرفت میں عدیم العدیل تھے۔

علمی ذوق: آپ کی کتاب "زاد الابرار" آپ کے علمی ذوق کی آئینہ دار ہے۔ {11ص}

انکشاف حقیقت: سلطان فیروز شاہ نے جب وہ آپ کی قدم بوسی سے پانی پت میں مشرف ہوا' آپ سے پوچھا

"یا شیخ! شما خدائے عزوجل رادیدہ اید"۔

(اے شیخ! کیا تم نے خدائے عزوجل کو دیکھا ہے)۔

آپ نے جواب دیا

"دیدن حق سبحان تعالیٰ بدیں چشم سربہ امر شرع شریف محالست و لیکن سایہ حق تعالیٰ رادیدہ ام"۔

(دیکھنا حق سبحان تعالیٰ کا اس چشم سر بہ امر شرع شریف محال ہے' لیکن میں نے سایہ حق تعالیٰ کو دیکھا ہے)۔

کشف و کرامات: آپ کو بنور باطن حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت کی بیماری کا علم ہوا' آپ بقوت روحانی ایک ساعت میں دہلی پہنچے' مخدوم جہانیاں کو حالت نزع میں پایا' آپ نے ان کی صحت کے لئے دعا فرمائی اور اپنی عمر کے چند سال ان کو دے کر اسی طرح ایک ساعت میں پانی پت واپس تشریف لائے۔

ایک مرتبہ آپ کا گزر ایک گاؤں سے ہوا' آپ نے دیکھا کہ گاؤں والے اپنا سامان لئے ہوئے جاتے ہیں۔ آپ نے وجہ پوچھی' انہوں نے عرض کیا کہ گاؤں میں ژالہ زدگی کی وجہ سے فصل خراب ہو گئی ہے' لگان ادا کرنے سے قاصر ہیں' حاکم سخت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر اس گاؤں کو ہمارے ہاتھ فروخت کرو اور ہمارے نام پر اس کا نام جلال آباد رکھو تو تمہارا لگان بھی ادا ہو جائے اور تم کو اچھی خاصی رقم بچ جائے۔ وہ لوگ راضی ہو گئے۔

آپ نے ان لوگوں سے لوہا اور لوہے کا سامان لانے کو فرمایا اور لکڑی جمع کرنے کی تاکید فرمائی۔ ان لوگوں نے حکم کی تعمیل کی۔ پھر آپ نے لکڑی کے جلانے اور لوہا اس میں ڈالنے کی ہدایت فرمائی۔ آپ نے یہ بھی تاکید فرمائی کہ صبح کو آکر دیکھیں کہ کیا ہوا۔ اسی رات کو آپ اس گاؤں سے چل دیئے۔ صبح کو جب گاؤں والے وہاں گئے تو ان کو دیکھ کر حیرت ہوئی کہ سارا لوہا زر خالص تھا۔ انہوں نے لگان ادا کیا' باقی روپیہ اپنے خرچ میں لائے اور اس گاؤں کا نام "جلال آباد" رکھا۔

ایک دن آپ دریا کے کنارے تشریف لے گئے۔ وہاں ایک جوگی آنکھیں بند کئے بیٹھا تھا۔ آپ کے وہاں پہنچنے پر جوگی نے آنکھیں کھولیں اور آپ کو سنگ پارس دیا۔ آپ نے اس پتھر کو دریا میں پھینک دیا۔ جوگی خفا ہوا۔ آپ نے جوگی سے فرمایا کہ دریا میں جاکر اپنا پتھر لے آئے۔ لیکن اس کے علاوہ اور کوئی پتھر نہ لے۔ جب جوگی دریا میں گیا تو اس نے وہاں ہزاروں اس قسم کے پتھر پائے۔ اس نے اپنے پتھر کے علاوہ ایک اور پتھر اٹھایا اور باہر آیا۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ وہ دوسرا پتھر کیوں چھپا کر لایا اس نے دونوں پتھر آپ کے سامنے رکھ دیئے اور آپ کا مرید ہوا۔

آپ کی دعا سے حضرت جمال الدین ہانسوی کا سلسلہ جاری ہوا۔

ایک کیمیاگر آپ کے ایک صاحب زادے کے پاس آیا اور ان کا فقر و فاقہ دیکھ کر ان کو کیمیا سکھانے کا وعدہ کیا۔ انہوں نے آپ سے ذکر کیا۔ آپ نے حجرے کی دیوار پر تھوکا، حجرہ سونے کا ہو گیا۔ آپ نے اپنے صاحب زادے سے فرمایا کہ کیمیائے سعادت سیکھنا بہتر ہے۔[12]

حواشی

1- سیر الاقطاب (فارسی) ص 197

2- سیر الاقطاب (فارسی) ص 198

3- سیر الاقطاب (فارسی) ص 197

4- سیر الاقطاب (فارسی) ص 201

5- سیر الاقطاب (فارسی) ص 208

6- سیر الاقطاب (فارسی) ص 199

7- سیر الاقطاب (فارسی) ص 211

8- سیر الاقطاب (فارسی) ص 207، 208

9- سیر الاقطاب (فارسی) ص 198

10- سیر الاقطاب (فارسی) ص 198

11- سیر الاقطاب (فارسی) ص 198

12- سیر الاقطاب (فارسی) ص 209